اصول الکفر ۳

تحریر و تحقیق:سید ابوهشام نجفی

ترتیب : علی ناصر

نشر و اشاعت : تحفظ عقائد تشیع

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله رب العالمين، والصلاة

والسلام على خير خلقه وأفضل بريته محمد وعترته الطاهرين،

واللعن الدائم على أعدائهم أجمعين إلى يوم الدين-

"کافی" کی ایک حدیث پر احمق ناصبیوں کے اشکال کا رد

تحریر و تحقیق : سید ابو ہشام نجفی

ترتیب: علی ناصر

نشر و اشاعت : تحفظ عقائد تشیع

کافی کی ایک حدیث کو بے عقل ناصبی نعوذ باللہ آدم علیہ السلام کی شیعوں کی جانب سے انکی تکفیر سمجھتے ہیں، کلام اہل بیت علیہم السلام وحی الہی کا ترجمان ہوتا ہے، لہذا اس کو سمجھنے کے لیے عقل ہونا شرط ہے مگر چونکہ عقل اور ناصبیت دونوں تضاد چیزیں ہیں جن کا ایک جگہ جمع ہو جانا محال ہے، اس لئے وہ ان روایات کو سمجھنے سے قاصر ہیں اور ان کے دل میں بغض شیعان حیدر کرار بھی ہے جو انکی گمراہی کا سب کا بڑا سبب ہے۔

وہ حدیث یہ ہے:

(باب) * (في أصول الكفر وأركانه) *

1 - الحسين بن محمد، عن أحمد بن إسحاق، عن بكر بن محمد، عن أبي بصير قال: قال أبو عبد الله (عليه السلام): أصول الكفر ثلاثة: الحرص، والاستكبار، والحسد، فأما الحرص فان آدم (عليه السلام) حين نهي عن الشجرة، حمله

الحرص على أن أكل منها وأما الاستكبار فإبليس حيث أمر بالسجود لآدم فأبى، وأما الحسد فابنا آدم حيث قتل أحدهما صاحبه۔

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کفر کے اصول تین ہیں،

حرص، تکبر، وحسد

حرص کے سبب آدم علیہ السلام نے اس کے سبب اس درخت سے کھایا جس (کے پاس جانے) سے منع کئے گئے تھے، تکبر کے سبب ابلیس نے تکبر کے سبب آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا جبکہ اسے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا، اور حسد کے سبب آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے نے دوسرے کو قتل کیا۔

(اصول الکافی ج2 ص289)

http://shiaonlinelibrary.com/%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%AA%D8%A8/1123_%D8%A7%D9%84%D9%83%D8%A7%D9%81%D9%8A-%D8%A7%D9%84%D8%B4%D9%8A%D8%AE-%D8%A7%D9%84%D9%83%D9%84%D9%8A%D9%86%D9%8A-%D8%AC-%D9%A2/%D8%A7%D9%84%D8%B5%D9%81%D8%AD%D8%A9_289

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے حدیث کی بہت عمدہ تشریح کی ہے، لکھتے ہیں:

كأنّ المراد باصول الكفر ما يصير سبباً للكفر أحياناً ، لا دائماً ، وللكفر أيضاً معان كثيرة : منها ما يتحقّق بإنكار الربّ سبحانه والإلحاد في صفاته. ومنها ما يتضمّن إنكار أنبيائه وحججه ، أو ما أتوابه من امور المعاد وأمثالها. ومنها ما يتحقّق بمعصية الله ورسوله. ومنها ما يكون بكفران نعم الله تعالى إلى أن ينتهي إلى ترك الأولى ، فالحرص يمكن أن يصير داعياً إلى ترك الأولى ، أو ارتكاب صغيرة أو كبيرة

اصول کفر سے مراد وہ اسباب ہیں جو کبھی کفر کا سبب بنتے ہیں، اور کفر کے بھی بہت سے معنی ہیں، جن میں سے رب سبحانہ تعالی کا انکار، اس کی صفات میں الحاد، ان معنوں میں سے اللہ سبحانہ تعالی اور اس کے رسول کی نافرمانی ہے اور اللہ کی نعمتوں کا انکار بھی ہے، یہاں

تک کہ یہ ترک اولی ہے، پس حرص ممکن ہے سبب بنے ترک اولی یا گنہان صغیرہ یا کبیرہ کا۔

مراة العقول في شرح أخبار آل رسول (عليهم السلام)

ج 10 ص 74/73

http://ar.lib.eshia.ir/27311/3/709

www.asnaashar.wordpress.com www.facebook.com/asnaashar12

Page

بتوبة فذلك الإصرار .

٣- عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن منصور بن يونس ، عن أبي بصير قال : سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول : لا والله لا يقبل الله شيئاً من طاعته على الاصرار على شيء من معاصيه .

﴿ باب ﴾

✿ (في اصول الكفر وأركانه) ✿

١- الحسين بن محمّد ، عن أحمد بن إسحاق ، عن بكر بن محمّد ، عن أبي بصير قال:

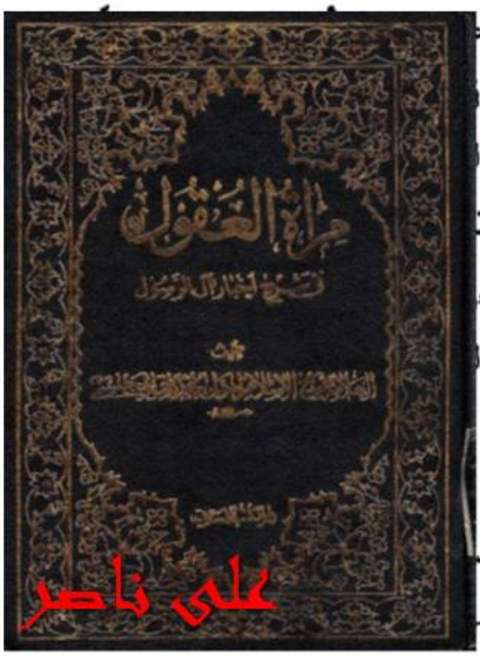

و قال في التحرير : و عن الاصرار

أمّا الصغائر فان داوم عليها أو وقعت منه

على كلّ تقدير فالمداومة و الاكثار من ا

عليها بعد الفراغ ففي كونه قادحاً تأمّل إن

ابن يزيد انّ إسماع الكلام الغليظ للابوي

عاقاً قاطعاً ، وهي تدلّ على أنّ مثل ذلك ا

المغضب للابوين معصية .

الحديث الثالث : حسن موثق .

و فيه إشعار بأنّ الاصرار على الص

المكفّرة مانعة عن قبول الطاعة ، و في الخبر

الله من المتّقين» [1] .

باب في اصول الكفرو اركانه

الحديث الاول : صحيح .

و كأنّ المراد بأصول الكفر ما يصير سبباً للكفر أحياناً لا دائماً و للكفر

---

(١) سورة المائدة : ٢٧ .

www.asnaashar.wordpress.com www.facebook.com/asnaashar12

Page

قال أبو عبدالله عليه السلام : اُصول الكفر ثلاثة : الحرص ، والاستكبار ، والحسد ، فأمّا الحرص فانّ آدم عليه السلام حين نُهي عن الشجرة ، حمله الحرص على أن أكل منها وأمّا الاستكبار فإبليس حيث اُمر بالسجود لآدم فأبى ، وأمّا الحسد فابنا آدم حيث قتل أحدهما صاحبه .

٢- عليّ بن إبراهيم : عن أبيه، عن النوفليّ ، عن السكونيّ ، عن أبي عبدالله

أيضاً معان كثيرة ، منها ما يتحقّق بانكار الربّ سبحانه ، و الالحاد في صفاته ، و منها ما يتضمّن إنكار أنبيائه وحججه أو ما أتوا به من أمور المعاد و أمثالها ، ومنها مايتحقّق بمعصية الله ورسوله ، و منها مايكون بكفران نعم الله تعالى إلى أن ينتهي إلى ترك الاولى فالحرص يمكن أن يصير داعياً إلى ترك الاولى أو إرتكاب صغيرة أو كبيرة حتّى ينتهي إلى جحود يوجب الشرك و الخلود ، فما في آدم عليه السلام كان من الأوّل ثمّ تكامل في أولاده حتّى انتهى إلى الأخير ، فصحّ أنّه أصل الكفر ، و كذا ساير الصفات ، و قيل : قد كان إباء إبليس لعنه الله من السجود عن حسد و استكبار ، و إنّما خصّ الاستكبار بالذكر لأنّه تمسّك به حيث قال : « أنا خير منه خلقتني من نار و خلقته من طين » أو لأنّ الاستكبار أقبح من الحسد ، انتهى.

وقوله : فأمّا الحرص فهومبتدء ، وقوله : فانّ، إلى قوله: أكل منها خبر ، و العائد تكرار المبتداء وضعاً للظاهر موضع المضمر ، مثل الحاقّة ماالحاقّة ، و قوله : فابليس بتقدير فمعصية إبليس وكذا قوله: فابناء آدم بتقدير فمعصية ابني آدم ، أي معصية أحدهما كما قيل .

الحديث الثاني : ضعيف على المشهور .

و أركان الكفر قريب من أصوله و لعلّ المراد بالرغبة الرغبة في الدّنيا و الحرص عليها ، أو إتّباع الشهوات النفسانيّة، وبالرهبة الخوف من فوات الدّنيا و إعتباراتها بمتابعة الحقّ أو الخوف من القتل عند الجهاد ، و من الفقر عند أداء

علی ناصر

علامہ علیہ الرحمہ کی اس وضاحت کے بعد کسی اور وضاحت کی ضرورت نہیں البتہ آپ نے جو کفر کی مختلفت اقسام کا ذکر کیا ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ قرآن کریم میں کفر کی مختلف قسموں کا ذکر ہے اور کفر ہمیشہ اللہ سبحانہ تعالی کے انکار کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا بطور مثال دو آیات پیش خدمت ہیں:

1: ترک فرمان الہی :

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَن دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ(97)

اس میں کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن میں سے ایک ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جو شخص اس (مبارک) گھر میں داخل ہوا اس نے امن پالیا اور لوگوں پر خدا کا حق (یعنی فرض) ہے کہ جو اس گھر تک

جانے کا مقدور رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو خدا بھی اہلِ عالم سے بے نیاز ہے

(آل عمران:97)

2:ناشکری

قَالَ الَّذِي عِندَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَن يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَآهُ مُسْتَقِرًّا عِندَهُ قَالَ هَٰذَا مِن فَضْلِ رَبِّي لِيَبْلُوَنِي أَأَشْكُرُ أَمْ أَكْفُرُ ۖ وَمَن شَكَرَ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ رَبِّي غَنِيٌّ كَرِيمٌ (40)

(40)

ایک شخص جس کو کتاب الہٰی کا علم تھا کہنے لگا کہ میں آپ کی آنکھ کے جھپکنے سے پہلے پہلے اسے آپ کے پاس حاضر کیئے دیتا ہوں۔جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو کہا کہ یہ میرے پروردگار کا فضل ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ

میں شکر کرتا ہوں یا کفران نعمت کرتا ہوں اور جو شکر کرتا ہے تو اپنے ہی فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو میرا پروردگار بے پروا (اور) کرم کرنے والا ہے

امام علیہ السلام کے کلام میں ناشکری کی طرف اشارہ ہے کیونکہ تینوں میں سے اللہ سبحانہ تعالی کا انکار کسی نے بھی نہیں کیا بلکہ، ان نعمتوں کے عوض جو اللہ سبحانہ تعالی نے آدم علیہ السلام کو دی تھی حق شکر تو یہ تھا کہ جب اللہ سبحانہ تعالی نے درخت کے پاس جانے سے منع کیا تھا تو اس کا پھل بھی نہ کھاتے مگر حرص کے سبب ترک اولی سرزد ہوا یہ گناہ نہیں تھا کیونکہ اللہ نے درخت کے پھل کھانے سے منع نہیں کیا تھا پاس جانے سے روکا تھا مگر چونکہ آدم علیہ السلام نے اس کے پھل کو کھایا جس کے پاس جانا منع تھا لھذا یہ نبی کی شان کے خلاف تھا گناہ نہیں تھا بلکہ ترک اولی تھا، جس کو ناصبی نے نعوذ باللہ کفر سمجھ لیا بلکہ تکفیری ناصبیوں کی کتابوں میں آدم علیہ السلام کے پر شرک کے فتوے موجود ہیں اور وہ کفریہ روایات بھی موجود ہیں جو ناصبیوں نے انکی طرف منسوب کی ہیں۔

ابن حزم لکھتا ہے :

وَاتَّفَقُوا على تَحْرِيم كل اسْم معبد لغير الله عز وَجل كَعبد الْعُزَّى وَعبد هُبل وَعبد عَمْرو وَعبد الْكَعْبَة وَمَا اشبه ذَلِك حاشا عبد الْمطلب

مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر وہ نام رکھنا حرام ہے جس میں غیر اللہ کی طرف عبدیت کا اظہار ہوتا ہو جیسے عبد عمرو، عبد الکعبہ وغیرہ۔صرف عبد المطلب اس سے مستثنیٰ ہے۔

(مراتب الإجماع ص 154)

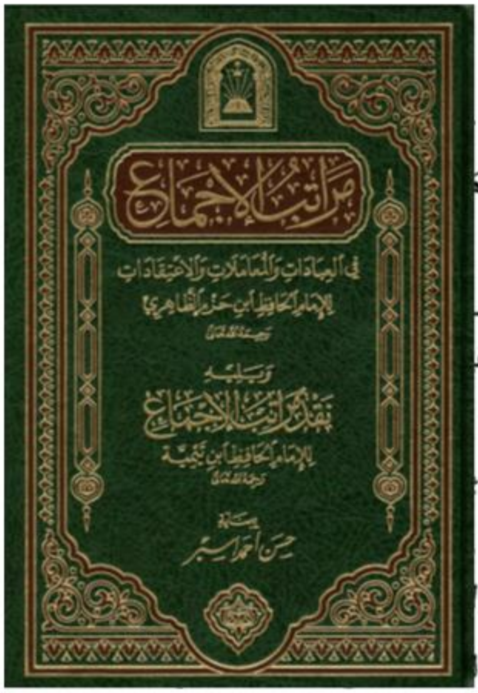

واتفقوا أن الهديَ إلى مكةَ حَسَنٌ

واختلفوا في تَقليدِه وإشعارِه و
أكلُه، ولا سبيل إلى ضَمِّ إجماعٍ فيه.

وفي العَقيقةِ، فإنَّ قوماً أَوْجبوه
وقال آخَرون: هي تَطَوّعٌ، فاختلفوا ف
ضَمِّ إجماعٍ فيه.

واتفقوا أن التسميةَ للرجالِ والنسا

واتفقوا أن المولود إذا مَضَتْ له
فقومٌ قالوا: حينئذٍ، وقومٌ قالوا: يومَ و

واتفقوا على استحسانِ الأسماءِ ا
الرحمنِ وما أشبَهَ ذلك.

واتفقوا على تَحريم كلِّ اسم مُعبَّدٍ لغيرِ الله عز وجلَّ، كعبدِ العُزَّى وعبدِ هُبَلٍ وعبدِ عَمْرٍو وعبدِ الكَعبةِ وما أشبهَ ذلك حاشا عبدَ المُطَّلِبِ.

واتفقوا على إباحةِ كل اسم بعدَ ما ذكرنا، ما لم يكن اسمَ نبيٍّ أو اسمَ مَلَكٍ أو مُرَّةٍ أو حَرْبٍ أوَ زَحْمٍ أو الحَكَمِ أو مالكٍ أو خُلْدٍ أو حَزْنٍ أو الأجْدَعِ أو الكُوَيْفِرِ أو شِهابٍ أو أصرمَ أو العاصي أو عزيزٍ أو عَبْدَةَ أو شيطانٍ أو غُرابٍ أو حُبَابٍ أو المضْطَجِعِ أو نَجَاحٍ أو أفلحَ أو نافعٍ أو يَسارٍ أو بَرَكَةَ أو عاصيةَ أو بَرَّةَ، **فإنهم اختلفوا فيها**.

واتفقوا على إباحةِ التَكَنّي لمن له ولدٌ بالأسماءِ المُباحةِ حاشا أبا القاسم، فإنهم اختلفوا فيه؛ فمن مانعٍ أو كارهٍ أو مُبيحٍ. واختلفوا في تَكْنِيَةِ مَنْ لا وَلَدَ له.

واتفقوا على استحسانِ الطِّيبِ لغيرِ المُحْرِمِ، ولغيرِ المرأةِ الخارجةِ إلى المَسْجِدِ أو إلى حوائجِها.

واختلفوا في الزَّعْفَران للرجال، وفي المِسْك خِلاَفٌ مِنْ عَطَاءٍ.

على ناصر

پس معلوم ہوا ناصبیوں کا بھی اس امر پر اجماع ہے کہ یہ نام شرکیہ ہیں اور ان سے بچنا واجب ہے۔

مگر ان بے حیا ناصبیوں نے سورہ اعراف:

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا ۖ فَلَمَّا تَغَشَّاهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا فَمَرَّتْ بِهِ ۖ فَلَمَّا أَثْقَلَت دَّعَوَا اللَّهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحًا لَّنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ(189)

وہ خدا ہی تو ہے جس نے تم کو ایک شخص سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے راحت حاصل کرے۔ سو جب وہ اس کے پاس جاتا ہے تو اسے ہلکا سا حمل رہ جاتا ہے اور وہ اس کے ساتھ چلتی پھرتی ہے۔ پھر جب کچھ بوجھ معلوم کرتی یعنی بچہ پیٹ میں بڑا ہوتا ہے تو دونوں میاں بیوی اپنے پروردگار خدائے عزوجل سے التجا کرتے ہیں کہ اگر تو ہمیں صحیح وسالم (بچہ) دے گا تو ہم تیرے شکر گذار ہوں گے

فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا ۚ فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ(190)

جب وہ ان کو صحیح وسالم (بچہ) دیتا ہے تو اس (بچے) میں جو وہ ان کو دیتا ہے اس کا شریک مقرر کرتے ہیں۔جو وہ شرک کرتے ہیں (خدا کا رتبہ) اس سے بلند ہے

(الاعراف)

کی تفسیر میں شرک کرنے والوں سے مراد حضرات آدم وحوا علیہما السلام کو لیا ہے:

ابن ابی حاتم نے اپنی متصل سند سے ابن عباس علیہما الرحمہ سے روایت کی ہے:

8654 - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ، ثنا حَبَّانُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابن الْمُبَارَكِ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قوله فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحًا جَعَلا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا قَالَ: اللَّهُ هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، وَجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ إِلَيْهَا، فَلَمَّا تَغَشَّاهَا آدَمُ حَمَلَتْ آتَاهُمَا

إِبْلِيسُ فَقَالَ: إِنِّي صاحبكما الذي أخرجتكما من الجنة لتطيعنني أَوْ لأَجْعَلَنَّ لَهَا قَرْنَيْ إِبِلٍ فَيَخْرُجُ مِنْ بَطْنِكِ فَيَشُقُّهُ وَلأَفْعَلَنَّ وَلأَفْعَلَنَّ يُخَوِّفُهُمَا سَمِّيَاهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَأَبَيَا أَنْ يُطِيعَاهُ فَخَرَجَ مَيِّتًا ثُمَّ حَمَلَتْ يَعْنِي الثَّانِيَةَ فَأَتَاهُمَا أَيْضًا فَقَالَ: أَنَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي فَعَلْتُ مَا فَعَلْتُ لَتَفْعَلُنَّ أَوْ لأَفْعَلَنَّ وَلأَفْعَلَنَّ يُخَوِّفُهُمَا فَأَبَيَا أَنْ يُطِيعَانِهِ فَخَرَجَ مَيِّتًا، ثُمَّ حَمَلَتِ الثَّالِثَةُ فَأَتَاهُمَا أَيْضًا فَذَكَرَ لَهُمَا فَأَدْرَكَهُمَا حُبَّ الْوَلَدِ فَسَمَّيَاهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ:

جَعَلا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا

سعید بن جبیر نے ابن عبّاس سے نقل کیا کہ جب آدم و حوا علیہما السلام آپس میں ملے تو حوّا حاملہ ہوئیں، ابلیس ان کے پاس آکر کہنے لگا کہ میں وہی ہوں جس نے تم کو جنّت سے نکالا ۔میری بات مانو اور ہونے والے بچے کا نام عبد الحارث رکھو ورنہ میں اس کے سر پر بارہ سنگھا جیسا سر بنا دوں گا اور یہ تمہارا پیٹ چیر کر باہر نکلے گا اور میں ایسا ایسا کروں گا۔ لیکن انہوں نے نہ مانا اور امید کرنے لگے لیکن

بچہ مردہ پیدا ہوا- پھر وہ دوبارہ حاملہ ہوئیں اور ابلیس پھر آیا اور جیسا پہلے کہا تھا ویسا پھر کہا- دونوں (نے دوبارہ ویسا ہی کیا) اور امید کرنے لگے لیکن بچہ پھر مردہ پیدا ہوا- پھر وہ دوبارہ حاملہ ہوئیں اور ابلیس واپس آیا اور جیسا پہلے کہا تھا ویسا پھر کہا- ان کے دل میں بچے کی محبّت پیدا ہوئی اور انہوں نے اس کا نام عبد الحارث رکھا- چنانچہ اللہ سبحانہ تعالی کا قول **جَعَلا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا** پھر وہ اللہ کی دی ہوئی چیزوں میں اللہ کا شریک بنانے لگے، ان کے بارے میں ہے۔

تفسير ابن أبي حاتم ج 5 ص 1634

پھر لکھتا ہے:

8655 – حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، أَنْبَأَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ: سَمِعْتُ صَدَقَةَ قَالَ: أَبِي يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنَ كَثِيرٍ الْمَكِّيَّ يُحَدِّثُ عَنِ السُّدِّيِّ، قَالَ: هَذَا مِنَ الْمَوْصُولِ الْمُفَصَّلِ قَوْلُ: جَعَلا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا أَتَاهُمَا قَالَ: شَأْنُ آدَمَ وَحَوَّاءَ

8656 – حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا ابْنُ أَبِي عُمَرَ ثنا سُفْيَانُ عَنِ الْهُذَلِيِّ عَنِ السُّدِّيِّ فِي قَوْلِهِ: جَعَلا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا قَالَ: هُوَ آدَمُ وَحَوَّاءُ.

8657 – حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ، ثنا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أسباط، عن السُّدِّيِّ يَقُولُ اللَّهُ: جَعَلا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا يَعْنِي فِي الأَسْمَاءِ.

8658 – حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ ثنا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ جَعَلا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا أَنَّ آدَمَ سَمَّى ابْنَهُ عَبْدَ الشَّيْطَانِ.

8659 – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، أَنْبَأَ الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ جَعَلا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا فَكَانَ شِرْكًا فِي طَاعَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ شِرْكًا فِي عِبَادَتِهِ

سدی نے کہا: شریک بنانے والوں سے آدم و حوا مراد ہیں۔

بکر بن عبد اللہ مزنی نے کہا شریک بنانے والوں سے آدم و حوا مراد ہیں آدم نے اپنے بیٹے کا نام عبد الشیطان رکھا تھا۔

قتادہ نے کہا کہ ان کا شرک اطاعت میں تھا نہ کہ عبادت میں۔

(تفسير ابن أبي حاتم ج 5 ص 1634)

www.asnaashar.wordpress.com www.facebook.com/asnaashar12

تفسير القرآن العظيم

مسنداً

عن رسول الله ﷺ والصحابة والتابعين

تأليف
الإمام الحافظ عبد الرحمن بن محمد
ابن إدريس الرازي ابن أبي حاتم
المتوفى سنة ٣٢٧هـ

تحقيق
أسعد محمد الطيب

المجلد الأول

إعداد: مركز الدراسات والبحوث بمكتبة نزار الباز

مكتبة نزار مصطفى الباز
مكة المكرمة - الرياض

علی ناصر

www.facebook.com/asnaashar12 www.asnaashar.wordpress.com

Page |

[٨٦٥٤] حدثنا علي بن الحسين ثنا محمد بن علي بن حمزة، ثنا حبان، عن عبدالله ابن المبارك عن شريك عن خصيف عن سعيد بن جبير عن ابن عباس في قوله ﴿فلما آتاهما صالحا جعلا له شركاء فيما آتاهما﴾ قال: الله هو الذي خلقكم من نفس واحدة، وجعل منها زوجها ليسكن إليها، فلما تغشاها آدم حملت أتاهما إبليس فقال: إني صاحبكما الذي أخرجتكما من الجنة لتطيعن أو لأجعلن لها قرني إيل فيخرج من بطنك فيشقه ولأفعلن ولأفعلن يخوفهما سمياه عبد الحارث فأبيا أن يطيعاه فخرج ميتا ثم حملت يعني الثانية فأتاهما أيضا فقال: أنا صاحبكما الذي فعلت مافعلت لتفعلن أو لأفعلن ولأفعلن يخوفهما فأبيا أن يطيعانه فخرج ميتا، ثم حملت الثالثة فأتاهما أيضاً فذكر لهما فأدركهما حب الولد فسمياه عبد الحارث فذلك قوله: ﴿جعلا له شركاء فيما آتاهما﴾

[٨٦٥٥] حدثنا الحسن بن أبي الربيع، أنبأ عبد الرزاق، أنبأ ابن عيينة قال: سمعت صدقة قال: أبي يعني ابن عبدالله بن كثير المكي يحدث عن السدي، قال: هذا من الموصول المفصل قول: ﴿جعلا له شركاء فيما آتاهما﴾ قال: شأن آدم وحواء

[٨٦٥٦] حدثنا أبي، ثنا ابن أبي عمر ثنا سفيان عن الهذلي عن السدى في قوله: ﴿جعلا له شركاء فيما آتاهما﴾ قال: هو آدم وحواء.

[٨٦٥٧] حدثنا أبوزرعة، ثنا عمرو بن حماد، ثنا أسباط، عن السدى يقول الله: ﴿جعلا له شركاء فيما آتاهما﴾ يعني في الأسماء.

[٨٦٥٨] حدثنا أبي، ثنا محمد بن عبد الأعلى ثنا معتمر بن سليمان عن أبيه ثنا بكر بن عبدالله المزني جعلا له شركاء فيما أتاهما أن آدم سمي ابنه عبد الشيطان.

[٨٦٥٩] حدثنا محمد بن يحيى، أنبأ العباس بن الوليد ثنا يزيد بن زريع عن سعيد عن قتادة ﴿جعلا له شركاء فيما آتاهما﴾ فكان شركا في طاعته ولم يكن شركا في عبادته وكان الحسن يقول: هم اليهود والنصارى رزقهم الله أولادا فهودوا ونصروا.

قوله تعالى: ﴿فتعالى الله عما يشركون﴾

[٨٦٦٠] حدثنا الحسن بن أبي الربيع أنبأ عبد الرزاق[1] أنبأ ابن عيينة قال: سمعت

(١) التفسير ١ / ٢٢٩.

علي ناصر

محدث فارم والے خائن ناصبیوں نے بہت کوشش کر کے مذکورہ روایت و آثار کی تضعیف کرنے کی کوشش کی ہے:

https://forum.mohaddis.com/threads/%D8%AD%D8%B6%D8%B1%D8%AA-%D8%A2%D8%AF%D9%85-%D9%88-%D8%AD%D9%88%D8%A7-%DA%A9%DB%8C-%D8%B7%D8%B1%D9%81-%D9%85%D9%86%D8%B3%D9%88%D8%A8-%D8%A8%D8%A7%D8%AA-%DA%A9%DB%8C-%D8%AA%D8%AD%D9%82%DB%8C%D9%82-%D8%AF%D8%B1%DA%A9%D8%A7%D8%B1-%DB%81%DB%92.27682/

مگر عقل کے اندھوں کو یہ نہیں معلوم کہ اس روایت و آثار کو نقل کرنے والے جرح و تعدیل میں اپنا خاص مقام رکھنے والے ان کے امام ابن ابی حاتم کے نزدیک یہ تمام روایت و آثار صحیح ترین اسناد و متن والے ہیں چنانچہ اس کا ذکر اس نے اپنی تفسیر کے مقدمے میں ہی کر دیا ہے لکھتا ہے:

سَأَلَنِي جَمَاعَةٌ مِنْ إِخْوَانِي إِخْرَاجَ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ مُخْتَصَرًا بأصح الأسانيد، وحذف الطرق والشواهد والحروف والروايات، وَتَنْزِيلِ السُّوَرِ، وَأَنْ نَقْصِدَ لِإِخْرَاجِ

التَّفْسِيرِ مُجَرَّدًا دُونَ غَيْرِهِ، مُتَقَصِّيَنَ تَفْسِيرَ الْآيِ حَتَّى لَا نَتْرُكَ حَرْفًا مِنَ الْقُرْآنِ يُوجَدُ لَهُ تَفْسِيرٌ إِلَّا أُخْرِجَ ذَلِكَ.

فَتَحَرَّيْتُ إِخْرَاجَ ذَلِكَ بِأَصَحِّ الْأَخْبَارِ إِسْنَادًا، وَأَشْبَهِهَا مَتْنًا، فَإِذَا وَجَدْتُ التَّفْسِيرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- لَمْ أَذْكُرْ مَعَهُ أَحَدًا مِنَ الصَّحَابَةِ مِمَّنْ أَتَى بِمِثْلِ ذَلِكَ، وَإِذَا وَجَدْتُهُ عَنِ الصَّحَابَةِ فَإِنْ كَانُوا مُتَّفِقِينَ ذَكَرْتُهُ عَنْ أَعْلَاهُمْ دَرَجَةً بِأَصَحِّ الْأَسَانِيدِ

مجھ سے میرے بھائیوں کی ایک جماعت نے سوال کیا کہ (میں ان کے لئے) ایک مختصر تفسیر صحیح ترین اسانید سے جمع کروں پس میں نے قبول کیا اور اللہ کی توفیق سے تفسیر (مرتب کی) صحیح ترین اسناد سے اخبار نقل کئے ہیں قابل اطمینان متن کے ساتھ اگر مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی حدیث ملی تو صحابی کا قول نقل نہیں کرتا اور صحابہ کی تفسیر میں سے پاتا ہوں تو ان میں سے متفق (تفسیر) کو لیتا ہوں جو اعلی ترین درجہ کی سند کی ہوتی ہے۔(تفسیر ابن ابی حاتم ج 1 ص 14)

www.asnaashar.wordpress.com www.facebook.com/asnaashar12

Page |

مقدمة المؤلف

بسم الله الرحمن الرحيم

ولا حول ولا قوة إلا بالله، وصلى الله على محمد وآله.

قال الشيخ الإمام «الحافظ» أبو محمد ابن الإمام الحافظ الكبير أبي حاتم ـ محمد بن إدريس الرازي ـ رحمه الله ورضي عنه:

الحمد لله رب العالمين، وصلى الله على محمد خاتم الأنبياء وعلى آله أجمعين.

سألني جماعة من إخواني إخراج تفسير القرآن مختصراً بأصح الأسانيد، وحذف الطرق والشواهد والحروف والروايات، وتنزيل السور، وأن نقصد لإخراج التفسير مجرداً دون غيره، متقصِّين تفسير الآي حتى لا نترك حرفاً من القرآن يوجد له تفسير إلا أخرج ذلك.

فأجبتهم إلى ملتمسهم، وبالله التوفيق، وإياه نستعين، ولا حول ولا قوة إلا بالله.

فتحريت إخراج ذلك بأصح الأخبار إسناداً، وأشبهها متناً، فإذا وجدت التفسير عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ـ لم أذكر معه أحداً من الصحابة ممن أتى بمثل ذلك، وإذا وجدته عن الصحابة فإن كانوا متفقين ذكرته عن أعلاهم درجة بأصح الأسانيد، وسميت موافقيهم بحذف الإسناد.

علي ناصر

وإن كانوا مختلفين ذكرت اختلافهم وذكرت لكل واحد منهم إسناداً، وسميت موافقيهم بحذف الإسناد، فإن لم أجد عن الصحابة ووجدته عن التابعين عملت فيما أجد عنهم ماذكرته من المثال في الصحابة، وكذا أجعل المثال في أتباع التابعين وأتباعهم. جعل الله ذلك لوجهه خالصاً، ونفع به.

فأما ماذكرنا عن أبي العالية في سورة البقرة بلا إسناد فهو ما:

حدثنا عصام بن رواد العسقلاني ثنا آدم عن أبي جعفر الرازي عن الربيع بن أنس عن أبي العالية.

ترمذی نے بھی حضرت حوا کی تکفیر کی ہے:

3077 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ طَافَ بِهَا إِبْلِيسُ وَكَانَ لاَ يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ، فَقَالَ: سَمِّيهِ عَبْدَ الحَارِثِ، فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الحَارِثِ، فَعَاشَ، وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَأَمْرِهِ.

هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ، لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ، وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب حوّاء حاملہ ہوئیں تو ان کے پاس شیطان آیا، ان کے بچے جیتے نہ تھے، تو اس نے کہا: (اب جب تیرا بچہ پیدا ہو) تو اس کا نام عبدالحارث رکھ، چنانچہ حواء نے اس کا نام عبدالحارث ہی رکھا تو وہ جیتا رہا۔ ایسا انہوں نے شیطانی وسوسے اور اس کے مشورے سے کیا تھا۔

ترمذی نے پھر حدیث کی تحسین کی لکھتا ہے:

یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے مرفوع صرف عمر بن ابراہیم کی روایت سے جانتے ہیں اور وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔

بعض راویوں نے یہ حدیث عبد الصمد سے روایت کی ہے، لیکن اسے مرفوع نہیں کیا ہے۔

۳- عمر بن ابراہیم بصری شیخ ہے۔

سنن ترمذي ،كتاب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

8. باب وَمِنْ سُورَةِ الأَعْرَافِ حديث : 3077-

3077۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ.........

(3076) صحيح: أخرجه الحاكم: 325/2۔ وأبو يعلى: 6654۔ هداية الرواة: 114 .

(3077) ضعيف: أخرجه أحمد: 11/5۔ والحاكم: 545/2۔ السلسلة الضعيفه: 342 .

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ طَافَ بِهَا إِبْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ، فَقَالَ: سَمِّيهِ عَبْدَ الْحَارِثِ، فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ، فَعَاشَ وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَأَمْرِهِ)) .

سیّدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب حوا حاملہ ہوئیں تو ابلیس ان کے آس پاس گھومنے لگا اور ان کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا، یہ (ابلیس) کہنے لگا: اس کا نام عبدالحارث رکھنا، چنانچہ انھوں نے اس کا نام عبدالحارث رکھ دیا، پھر وہ زندہ رہا۔ اور یہ شیطان کے وسوسے اور اس کے حکم سے تھا۔''

وضاحت:...... امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے ہم اسے بواسطہ عمر بن ابراہیم، قتادہ سے مرفوع جانتے ہیں جب کہ بعض نے اسے عبدالصمد سے روایت کرتے وقت مرفوع ذکر نہیں کیا، عمر بن ابراہیم بصرہ کے رہنے والے تھے۔

3078۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ.........

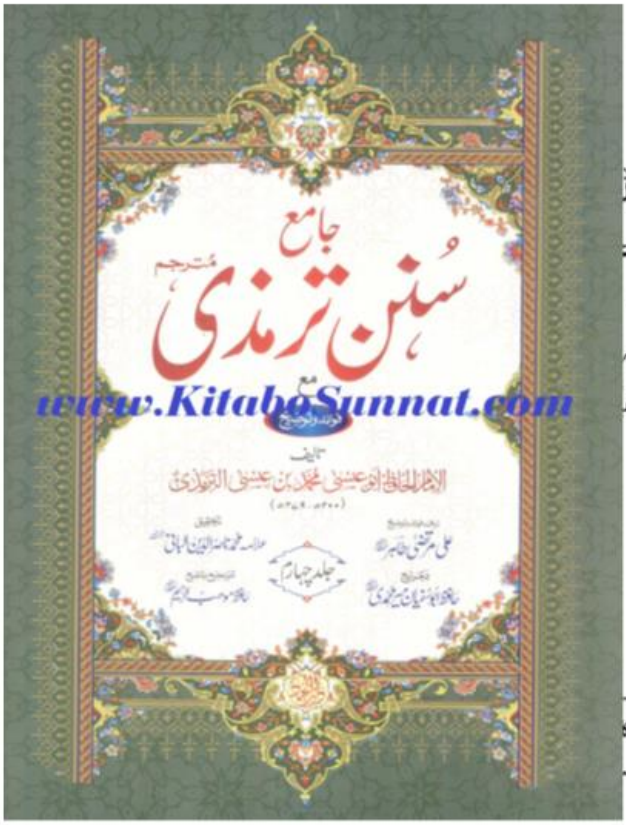

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمَّا خُلِقَ آدَمُ)) الْحَدِيثَ .

علي ناصر

بِسْمِ اللّٰ

شروع اللہ کے نام سے

9..... بَابُ

تفسیر

3079۔ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَ

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جِئْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ شَفَى صَدْرِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَوْ نَحْوَ هَذَا هَبْ لِي هَذَا السَّيْفَ، فَقَالَ: ((هَذَا لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ))

(3078) صحیح: اس کی سند 3076 میں گزر چکی ہے لیکن اس ک

(3079) حسن صحيح: أخرجه ابو داؤد: 2740۔ وم

حاکم نے بھی اس روایت کو اپنی سند سے روایت کر کے صحیح تسلیم کیا اور ذہبی نے بھی صحیح کہا ہے:

4003 – حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْآدَمِيُّ الْمُقْرِئُ بِبَغْدَادَ، ثنا أَبُو قِلَابَةَ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، ثنا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «كَانَتْ حَوَّاءُ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ فَنَذَرَتْ لَئِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ تُسَمِّيهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ لَهَا وَلَدٌ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ، وَإِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ عَنْ وَحْيِ مِنَ الشَّيْطَانِ» هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ "

[التعليق – من تلخيص الذهبي] 4003 – صحيح

المستدرك على الصحيحين ج 2 ص 594

جو بچہ جناب حوّا کے یہاں پیدا ہوتا تھا وہ جیتا نہیں تھا، پس انہوں نے نذر مانی کہ اگر بچہ پیدا ہو گا تو اسکا نام عبد الحارث رکھیں گی، بیشک ابہوں نے ایسا اس لئے کیا تھا کیونکہ شیطان نے ان پر ایسا کرنے کی وحی کی تھی۔

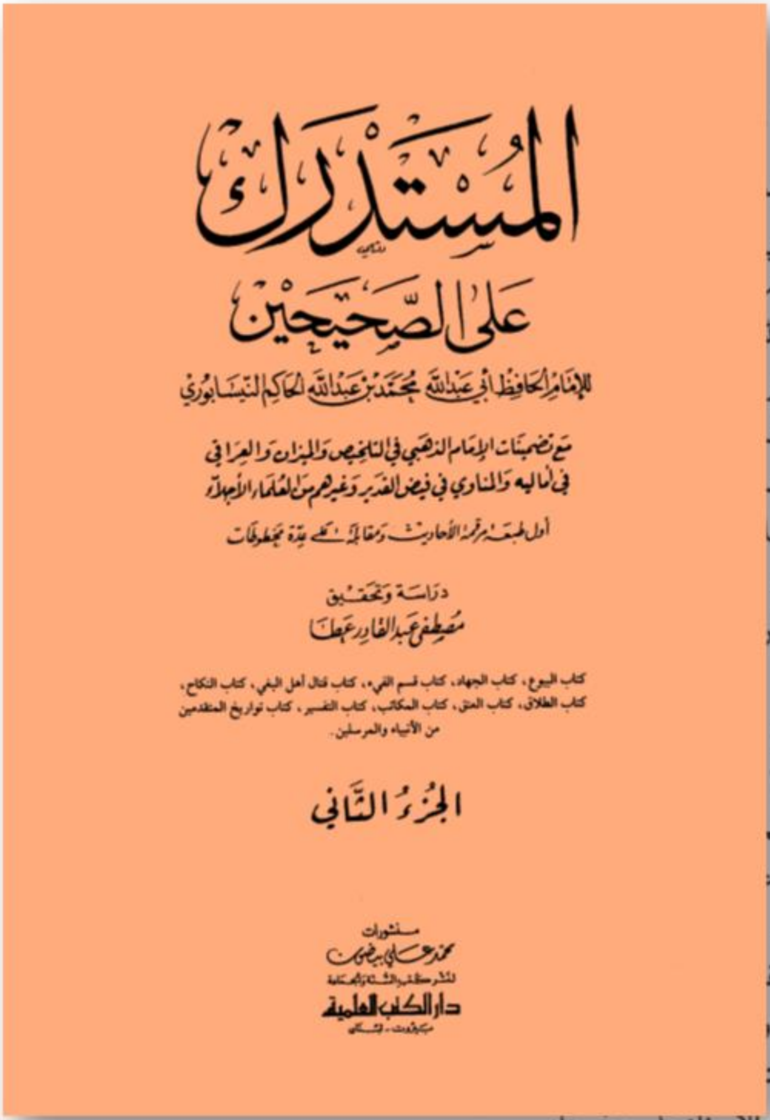

١٠/٤٠٠١ ـ أخبرنـ
سعيد الدارمي، ثنا القعنبي
عبد الحميد بن عبد الرحمـ
عمر بن الخطاب رضي الله
ظهورهم ذرياتهم﴾ [الأعر
يقول: «إن الله خلق آدم ثـ
للجنة وبعمل أهل الجنة يعـ
للنار وبعمل أهل النار يعمـ
٢/٥٤٥ خلق العبد للجنة استعمله
الجنة وإذا خلق العبد للنار
فيدخل النار».

هذا حديث صحيح

١١/٤٠٠٢ ـ حدثنا
ثنا الحسن بن عطية، ثنا الـ
عن ابن عباس رضي الله
تخلقني بيدك؟ قال: بلى.
رب ألم تسكني جنتك؟ قـ
بلى. قال: أرأيت أن تبت
﴿فتلقى آدم من ربه كلمات

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

١٢/٤٠٠٣ ـ حدثنا أحمد بن عثمان بن يحيى الآدمي المقري ببغداد، ثنا أبو قلابة، ثنا عبد الصمد بن عبد الوارث، ثنا عمر بن إبراهيم، عن قتادة، عن الحسن، عن سمرة بن جندب، عن النبي ﷺ قال: «كانت حواء لا يعيش لها ولد فنذرت لئن عاش لها ولد تسميه عبد الحارث فعاش لها ولد فسمته عبد الحارث وإنما كان ذلك عن وحي الشيطان».

هذا حديث صحيح الإسناد ولم يخرجاه.

٤٠٠١ ـ قال في التلخيص: على شرط البخاري ومسلم.
٤٠٠٢ ـ قال في التلخيص: صحيح.
٤٠٠٣ ـ قال في التلخيص: صحيح.

علي ناصر

گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، سمرہ بن جندب، حسن بصری، ترمذی، حاکم ذہبی وغیرہ کا یہ عقیدہ تھا کہ نبی کی زوجہ، ام بشر حوا علیہا السلام شیطان کے اولیاء میں سے تھیں نعوذ باللہ کیونکہ اللہ سبحانہ تعالی نے وضاحت کے ساتھ فرمایا کہ شیطان اپنے اولیاء پر وحی کرتا ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ ۗ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ ۖ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ (121)

بے شک شیاطین اپنے اولیاء (دوستوں) کے اوپر وحی کرتے (دلوں میں باتیں ڈالتے) ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑیں، اور اگر تم نے ان کا کہا مانا تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے۔

کیا یہ جناب حوا کی توہین اور انکی تکفیر نہیں ہے؟ اور کیا یہی تحفظ ناموس رسالت ہے؟

بات تکفیر کی ہو اور ناصبیوں کا ابن عبد الوھاب خاموش رہے یہ نا ممکن ہے اس نے بھی حضرت آدم و حوّا علیہما السلام کی تکفیر کی ناکام کوشش کی اپنی کتاب توحید میں لکھتا ہے:

قال ابن حزم: اتفقوا على تحريم كل اسم معبد لغير الله كعبد عمرو، وعبد الكعبة، وما أشبه ذلك حاشى عبد المطلب. وعن ابن عباس في الآية: "قال لما تغشاها آدم حملت فأتاهما إبليس فقال: إني صاحبكما الذي أخرجتكما من الجنة لتطيعاني أو لأجعلن له قرني أيل، فيخرج من بطنك فيشقه، ولأفعلن ولأفعلن يخوفهما، سمياه عبد الحارث. فأبيا أن يطيعاه فخرج ميتا، ثم حملت فأتاهما فقال مثل قوله، فأبيا أن يطيعاه، فخرج ميتا. ثم حملت فأتاهما فذكر لهما فأدركهما حب الولد فسمياه عبد

الحارث، فذلك قوله {جَعَلا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا} " رواه ابن أبي حاتم.

وله بسند صحيح عن قتادة قال: "شركاء في طاعته ولم يكن في عبادته"

ابن حزم کہتا ہے مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر وہ نام رکھنا حرام ہے جس میں غیر اللہ کی طرف عبدیت کا اظہار ہوتا ہو جیسے عبد عمرو، عبد الکعبہ وغیرہ- صرف عبد المطلب اس سے مستثنیٰ ہے-اور ابن عبّاس سے اللہ سبحانہ تعالی کے قول جب (آدم وحوا) آپس میں ملے تو یہ حاملہ ہوئیں-ابلیس ان کے پاس آکر کہنے لگا کہ میں وہی ہوں جس نے تم کو جنّت سے نکالا-میری بات مانو اور ہونے والے بچے کا نام عبد الحارث رکھو ورنہ میں اس کے سر پر بارہ سنھگا جیسا سر بنادوں گا اور یہ تمہارا پیٹ چیر کر باہر نکلے گا اور میں ایسا کروں گا- لیکن انہوں نے نہ مانا اور امید کرنے لگے لیکن بچہ مردہ پیدا ہوا- پھر وہ دوبارہ حاملہ ہوئیں اور ابلیس واپس آیا اور جیسا پہلے کہا تھا ویسا پھر کہا-دونوں (دوبارہ ویسا ہی کیا) اور امید کرنے

لگے لیکن مردہ پیدا ہوا — پھر وہ دوبارہ حاملہ ہوئیں اور ابلیس واپس آیا اور جیسا پہلے کہا تھا ویسا پھر کہا — ان کے دل میں بچے کی محبّت پیدا ہوئی اور انہوں نے اس کا نام عبد الحارث رکھا — قرآن کی آیت **جَعَلا لَهُ شُرَكَاءَ فِيمَا آتَاهُمَا** میں اسی بارے میں ہے۔

اس کو روایت کیا ہے ابن ابی حاتم نے — اور صحیح سند کے ساتھ قتادہ نے بھی روایت کیا ہے اور کہا کہ ان کا شرک اطاعت میں تھا نہ کہ عبادت میں۔

كتاب التوحيد ص 133/132

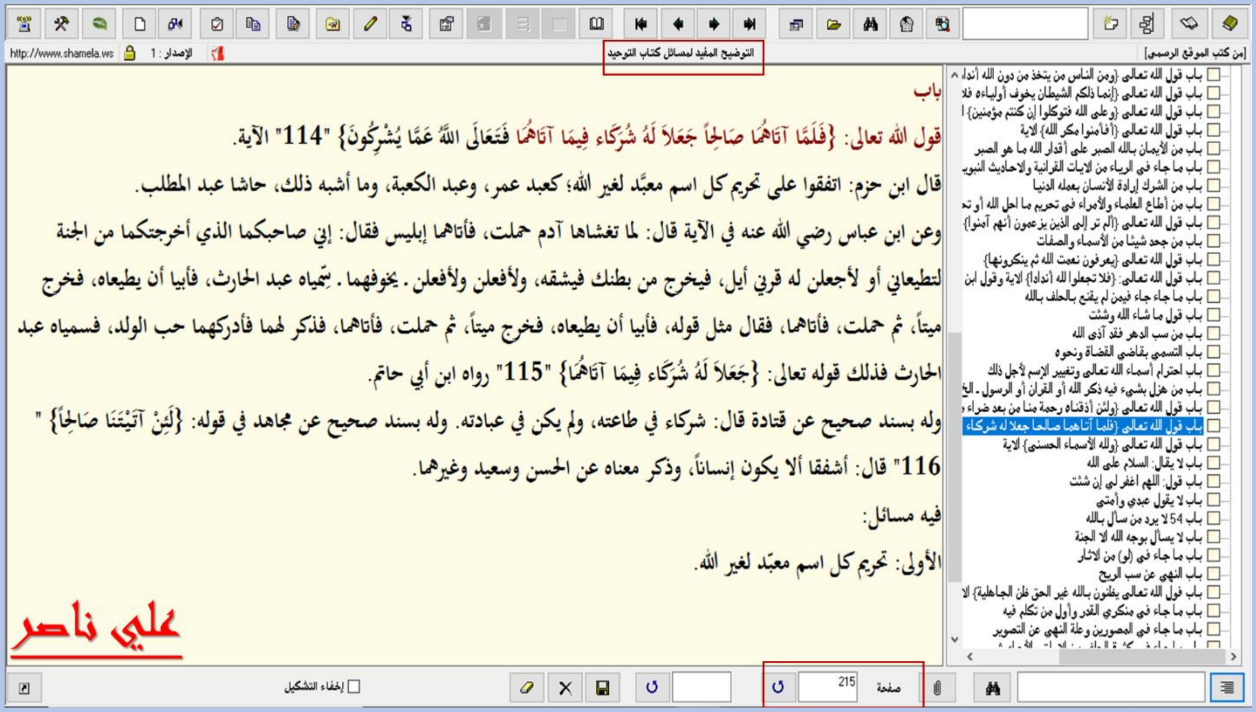
التوضيح المفيد لمسائل كتاب التوحيد

باب

قول الله تعالى: {فَلَمَّا آتَاهُمَا صَالِحاً جَعَلاَ لَهُ شُرَكَاء فِيمَا آتَاهُمَا فَتَعَالَى اللَّهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ} "114" الآية.

قال ابن حزم: اتفقوا على تحريم كل اسم معبَّد لغير الله؛ كعبد عمر، وعبد الكعبة، وما أشبه ذلك، حاشا عبد المطلب.

وعن ابن عباس رضي الله عنه في الآية قال: لما تغشاها آدم حملت، فأتاهما إبليس فقال: إني صاحبكما الذي أخرجتكما من الجنة لتطيعاني أو لأجعلن له قرني أيل، فيخرج من بطنك فيشقه، ولأفعلن ولأفعلن. يخوفهما. سَمِّياه عبد الحارث، فأبيا أن يطيعاه، فخرج ميتاً، ثم حملت، فأتاهما، فقال مثل قوله، فأبيا أن يطيعاه، فخرج ميتاً، ثم حملت، فأتاهما، فذكر لهما فأدركهما حب الولد، فسمياه عبد الحارث فذلك قوله تعالى: {جَعَلاَ لَهُ شُرَكَاء فِيمَا آتَاهُمَا} "115" رواه ابن أبي حاتم.

وله بسند صحيح عن قتادة قال: شركاء في طاعته، ولم يكن في عبادته. وله بسند صحيح عن مجاهد في قوله: {لَئِنْ آتَيْتَنَا صَالِحاً} "116" قال: أشفقا ألا يكون إنساناً، وذكر معناه عن الحسن وسعيد وغيرهما.

فيه مسائل:

الأولى: تحريم كل اسم معبّد لغير الله.

علي ناصر

صفحة 215

اس قسم کی روایات و آثار سے کتب نواصب بھری پڑی ہیں ہم نے اختصار کے سبب چند نمونوں پر خوف طوالت کے سبب اکتفا کیا ہے۔

ان روایات کے متعلق ابن حزم لکھتا ہے:

وأما قَوْله عز وَجل {لَئِن آتيتنا صَالحا لنكونن من الشَّاكِرِينَ فَلَمَّا آتاهما صَالحا جعلا لَهُ شُرَكَاء فِيمَا آتاهما} فَهَذَا تَكْفِير لآدَم عَلَيْهِ السَّلَام وَمن نسب لآدَم عَلَيْهِ السَّلَام الشّرك وَالْكفْر كفرا مُجَردا بِلَا خلاف من أحد من الْأمة وَنحن ننكر على من كفر الْمُسلمين العصاة العشارين القتالين وَالشّرط الْفَاسِقين فَكيف من كفر الْأَنْبِيَاء عَلَيْهِم السَّلَام وَهَذَا الَّذِي نسبوه إِلَى آدم عَلَيْهِ السَّلَام من أَنه سمى ابْنه عبد الْحَارِث خرافة مَوْضُوعَة مكذوبة من تأليف من لَا دين لَهُ وَلَا حَيَاء لم يَصح سندها قطّ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے قول "اگر تو نے ہمیں صالح (اولاد) دی تو ہم ضرور شکر گزار ہونگے، پھر (جب اللہ) نے ان کو صالح

(اولاد) دی تو اللہ کی دی ہوئی چیزوں میں وہ دونوں اللہ کا شریک بنانے لگے۔

اللہ سبحانہ تعالی کے قول (اس کی تفسیر) میں آدم علیہ السلام کی تکفیر ہے اور جو آدم علیہ السلام کی طرف کفر یا شرک کی نسبت دے بے شک وہ خود ہی کافر ہے بغیر کسی اختلاف کے، اور ہم انکار کرتے ہیں گنہگار، فاسق، مسلمانوں کی تکفیر کا تو بھلا کیسے انبیاء کرام علیہم السلام کی تکفیر کی جا سکتی ہے اور وہ جس نے اس بات کو منسوب کیا ہے آدم علیہ السلام کی طرف کہ آپ نے اپنے بیٹے کا نام عبد الحارث رکھا تھا اس من گھڑت خرافات کا کا تالیف کرنے والا بے دین و بے حیا ہے اس کی کوئی سند صحیح نہیں۔

الفصل في الملل والأهواء والنحل ج 4 ص 4

اوتكونا من الخالدين وقاسمهما اني لـكما لمن الناصحين فدلاهما بغرور * وقدقال عزوجل ولقدعهدنا الى آدم من قبل فنسى ولم نجدله عزما *

(قال ابو محمد) فلما نسي آدم عليه السلام عهدالله اليه فى أن ابليس عدوله احسن الظن بيمينه

(قال ابو محمد) ولاسلامة ولابراءة من القصد الى المعصية ولاابعد من الجراءة علي الذنوب اعظم من حال من ظن ان احدا لايحلف حانثا وهـكذا فعل آدم عليه السلام فانه انما اكل من الشجرة التى نهاه الله عنها ناسيا بنص القرآن ومتاولا وقاصدا الى الخير لانه قدر أنه يزداد حظوة عند الله تعالى فيكون ملـكا مقربا اوخالدا فيما هوفيه أبدافأداه ذلك الى خلاف ماامره الله عزوجل به وكان الواجب ان يحمل أمر ربه عز وجل علي ظاهره لـكن تاول وأراد الخير فلم يصبه ولوفعل هذا عالم من علماء المسلمين لـكان ماجورا ولكن آدم عليه السلام لما فعله ووجد به اخراجه عن الجنة الى نكد الدنيا كان بذلك ظالما لنفسه وقد سمى الله عز وجل قاتل الخطاقاتلا كما سمى العامد والمخطىء لم يتعمد معصية وجعل فى الخطا فى ذلك كفارة عتق رقبة اوصيام شهرين متتابعين لمن عجز عن الرقبة وهو لم يتعمد ذنبا واما قوله عز وجل * لئن آتيتنا صالحا لنكونن من الشاكرين فلما آتاهما صالحا جعلا له شركاء فيما آتاهما * فهذا تكفير لآدم عليه السلام ومن نسب لآدم عليه السلام الشرك و الـكفر كفراً مجردا بلاخلاف من أحد من الامة ونحن ننكر على من كفر المسلمين العصاة العشارين القاتلين والشرط الفاسقين فكيف من كفر الانبياء عليهم السلام وهذا الذى نسبوه الى آدم عليه السلام من أنه سمى ابنه عبد الحارث خرافة موضوعة مكذوبة من تاليف من لادين له ولاحياء لم يصح سندها قط وانما نزلت فى المشركين على ظاهرها وحتى لو صح انها نزلت فى آدم وهذا لايصح اصلا لما كانت فيه للمخالف حجة لانه كان يكون الشرك او الشركاء المذكورون فى الآية حينئذ على غير الشرك الذى

حفظه ومعناه كما قال يعقوب عليه السـ

متفرقة وما أغنى عنـكم من الله من شى

ولما دخلوا من حيث امرهم ابوهم ما كـ

قضاها وانه لذو علم لما علمناه ولـكن ا

عليه السلام امرهم ان يدخلوا من ابـ

تعرض عدو اومستريب باجماعهم

فعله ذلك وامره اياهم بما امرهم به مـ

ولـكن لما كانت طبيعة البشر جارية

كما قال تعالى حاكيا عن الرسل انهم

النظر المخفف لحاجة النفس ونزاعها

كان عليه السلام يحب الفال الحسن

عوذة اوتميمة اونحو هذا فكيف و

(الـكـ

(قال ابو محمد) ذكروا قول الله عز

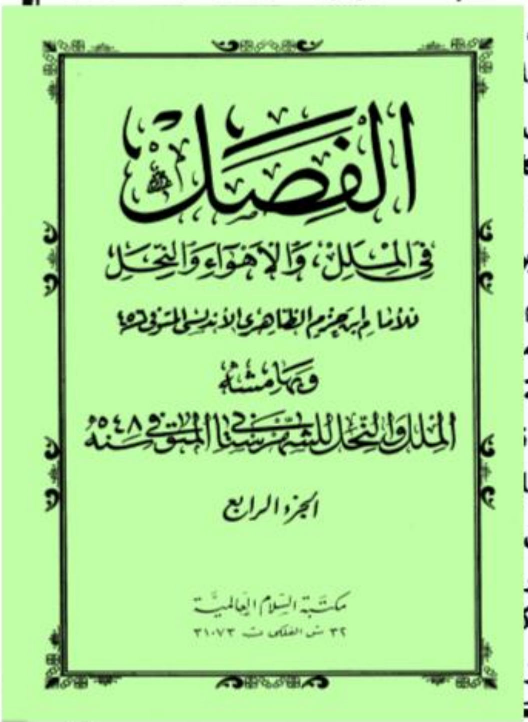

ان

الى العقل وشوق العقل الى الخير المحض الاول ولان دائرة هذا العالم جرم والجرم يشتاق الى الشىء الخارج منه ويحرص الى ان يصير اليه فيعانقه فلذلك يتحرك الجرم الاقصي الشريف حركة مستديرة لانه يطلب النفس من جميع النواحى لينالها فيستريح اليها ويسكن عندها وقال ليس للمبدع الاول تعالى صورة ولا حلية مثل صور الاشياء العالية ولا مثل صور الاشياء السافلة ولا قوة مثل قواها لـكنه فوق كل صورة وحلية وقوة لانه مبدعها بتوسط العقل وقال المبدع الحق ليس شيئا من الاشياء وهو جميع الاشياء لان الاشياء منه وقد صدق الافاضل الاوائل فى قولهم مالك الاشيا كلها هو الاشياء كلها اذهو علة كونها بانه فقط وعلة شوقها اليه وهو خلاف الاشياء كلها وليس فيه شىء مما ابدعه ولا يشبه شيئا منه ولو كان ذلك لما كان علة الاشياء كلها واذا كان العقل واحدا من الاشياء فليس فيه عقل ولاصورة ولاحلية أبدع الاشياء بانه فقط وبانه يعلمها ويحفظها ويـ برها الا بصفة من الصفات ولهم و ـها بالحـ ـات

علي ناصر

پس معلوم ہوا، ناصبیوں کے اصول سے ابن عباس، سدی قتادہ، بکر بن عبد اللہ مزنی، ترمذی، ابن ابی حاتم، ابن عبد الوہاب سب کافر و بے حیا ٹھہرے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد پھنس گیا